سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

عام قیمت پیشگی ۶ ؎ ... ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہر سر

معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

(نمبر ۳) مورخہ ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۱۰ء مطابق ۲ مگھر سمت ۶۷ (جلد ۱۰)

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و منیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً

قرآن مجید کا یہ بے نظیر دعوےٰ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ تیرہ سو برس سے بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔ مگر تا حال اس میں کوئی شخص اختلاف ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔

یہ دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی۔ کہ شام چوراسی آریہ سماج کے منتری نے قرآن مجید کی بعض آیات پیش کی ہیں۔ جن میں ان کے نزدیک اختلاف ہے۔ تعجب ہے۔ کہ وہ لوگ جو خود اپنے مذہب کی کتاب وید کا ترجمہ نہیں جانتے۔ حالانکہ یہ ان کا فرض تھا۔ وہ دوسروں کی مذہبی کتاب پر حملہ کرتے ہیں۔ باوجود اس بات کے کہ انہیں عربی سے ذرا بھی مس نہیں۔

معترض نے تو صرف نافہمی سے دو آیات کے مضمون کو باہم متناقض بتایا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں دس وجوہ سے اختلاف نہیں۔ (۱) قرآن مجید میں کوئی ایسا حکم نہیں۔ جو دنیا کے کسی راستباز کسی سچے آدمی کی ہدایت کے خلاف ہو (۲) عملی پہلو میں بھی اختلاف نہیں۔ قرآن مجید شفاء و نور ہدایت ہے۔ اب جس نے اس پر عمل کیا۔ ایسا ہی پایا۔ (۳) سائنس اور علوم حقہ کے خلاف بھی نہیں۔ فلاسفروں کی تحقیق میں باہم اختلاف ہوتا ہے۔ مگر انبیاء میں ہرگز نہیں ہوتا۔ (۴) قرآن مجید کا نزول ۲۳ سال رہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی کے مختلف مراحل طے کئے۔ مگر۔ عسر۔ یسر۔ مصیبت۔ آرام۔ حکومت۔ محکومیت میں ایک ہی شوکت۔ طاقت قوت کے ساتھ اپنے دعوے پر قائم رہے (۵) مختلف مذاہب مختلف قوموں سے سابقہ پڑا۔ مگر قرآن کریم کی تعلیم ایک ہی طرز پر قائم رہی۔ (۶) جو پیشگوئی کی ہے۔ وہ پوری نکلی۔ (۷) جو اسباب قرآن مجید نے کسی چیز کے حصول کے بتلائے ہیں۔ ان میں مطلق تخلف نہیں۔ (۸) ہر زمانہ ہر ملک میں اس کی تعلیم پر عملدرآمد ہو سکتا ہے (۹) تاریخ صحیح مشاہدہ صحیحہ۔ تجربہ صحیحہ کے مخالف نہیں۔ (۱۰) اصول و ارکان اسلام ایسے محکم ہیں۔ کہ اسلام کے تمام فرقے ان پر متحد ہیں

اس قدر تمہید کے بعد میں ان اعتراضوں کا ذکر کرتا ہوں۔ جو معترض نے غالباً چھوت چھات کا مسئلہ طے کرنے کے لیے کسی عیسائی سے لئے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں۔ لا مبدل لکلمتہ۔ اور ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا میں اختلاف ہے۔ لا مبدل لکلمتہ کے پہلے ہی تمت کلمۃ ربک صدقاً و عدلاً لکھا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کی باتیں ٹلتی نہیں۔ جیسا فرمائے ویسا ہی ہوتا ہے۔ دیکھو خدا نے فرمایا۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اب آدم سے لے کر ایندم تک دنیا کی تاریخ کے صفحات الٹ دو۔ راستبازوں کی جماعت باوجود مستضعفین فی الارض ہونے کے بڑے بڑے فراعنہ پر مظفر و منصور ہوئی اور منصور رہیگی۔ خود اس زمانے میں اس قادر مطلق نے تمہیں اپنے قدرت کے جلوے دکھائے۔ مگر افسوس ان پر جو آنکھیں رکھتے ہیں۔ پر نہیں دیکھتے۔ کان ہیں۔ پر نہیں سنتے۔ زبان ہے پر حق نہیں بولتے۔ اور یہ آپ نے کیسے کہہ دیا۔ کہ کلمہ اور آیت کے ایک ہی معنے ہیں۔ آیات کی تبدیلی تو آپ صحیفۂ قدرت میں ہر روز دیکھتے ہیں۔ کہ ابھی دن ہے۔ پھر رات۔ آج خزاں ہے۔ تو کل بہار۔ آسمان صاف ہے پھر برسات ہے۔ کروڑ ہا انسان موجود ہیں۔ پھر ایک وقت نابود۔ ایک قوم کی حکومت ہے پھر دوسری قوم کی۔ اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔

دوم:۔ وللہ المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ اور فول وجھک شطر المسجد الحرام۔ میں اختلاف ہے۔

پہلی آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے جدھر تم منہ پھیرو گے اسی طرف اللہ کی توجہ ہے۔ صحابہ کو بشارت دی۔ کہ من کان للہ کان اللہ لہٗ کے مطابق جدھر تم گھوڑوں اونٹوں کی باگ پھیرو گے اور متوجہ ہو گے ادھر ہی اللہ کی توجہ ہو گی۔ اور تم مشرق و مغرب کے فاتح ہو جاؤ گے۔ چنانچہ تاریخ گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ اور دوسری آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم اپنا مرکز مسجد حرام ہی کو رکھو دنیا کے دور دراز ملکوں کو فتح کرو۔ مگر تمہاری توجہ مسجد حرام کے اعزاز میں خطا نہ کرے۔ پھر تمہارے خیالات کی تردید ہے۔ جو دوسرے معنوں کے لحاظ سے ہے

دبدبہ پریس قادیان دار الامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا۔ (کاتب محمد حسین)

کہ اتفاق و اتحاد کے لئے وحدت کے قیام کے لئے مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ لیا کرو۔ مگر یہ یاد رہے کہ مشرق مغرب سب اللہ ہی کا ہے۔ ایک طرف کی خصوصیت سے مراد نہیں۔ کہ خدا اسی طرف ہے۔ گویا معترضین کے اعتراض کو رد کیا۔ پھر مسلمان دنیا کے مختلف حصوں میں مسجد حرام کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ کسی کا منہ مشرق ہوتا ہے کسی کا مغرب کسی کا شمال کسی کا جنوب اور خود مکہ معظمہ میں یہ نظارہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ اینما تولوا فثم وجہ اللہ

سوم۔ یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک اور اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہٖ اولیاء۔ میں اختلاف ہے۔

میں بار بار ان دو آیات کو پڑھتا ہوں اور معترض کے فہم پر افسوس کرتا ہوں کہ ان میں اختلاف کونسا ہے۔ پہلے خدا متقیوں کی صفت میں فرماتا ہے۔ کہ وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تیری طرف نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے خدا کی طرف سے اترا۔ دوسرے میں فرمایا۔ کہ جو رب سے نازل ہوا۔ اسکی اتباع کرو۔ اور دوسروں کی جو اللہ کے سوا ہیں متابعت نہ کرو۔ اختلاف کونسا ہوا۔

چہارم۔ واتینا عیسی ابن مریم البینات اور قل انما الآیات عند اللہ۔ میں اختلاف ہے۔

العجب ثم العجب۔ تمام اہل سنت والجماعت کا متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کہ معجزہ۔ فعل اللہ یظہر علی ید الرسول اللہ کا فعل ہے۔ جو رسول کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے چنانچہ دوسرے مقام پر اس کی توضیح میں فرمایا۔ ما کان لرسول ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ۔ کوئی رسول نہیں۔ جو اللہ کے اذن کے سوا نشان دکھلائے۔ پس انما الآیات عند اللہ۔ ٹھیک فرمایا۔ کیونکہ آیات اللہ کے رسول کے قبضۂ قدرت میں نہیں ہوتے۔ اللہ جب چاہے دکھائے۔ باقی رہا یہ سوال کہ آیا حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ آیات کا اظہار ہوا یا نہیں۔ سو سنو۔ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا۔ اور فرمایا۔ سیریکم آیاتہ۔ فتعرفونہا اور جہاں انما الآیات عند اللہ فرمایا۔ وہاں ساتھ ہی سیصیب الذین اجرموا صغار عند اللہ ہے۔ جو ایک آیت ہے اور ایک دنیا نے اسے پورا ہوتے دیکھ لیا۔

پنجم۔ الذین یاکلون الربوا لا یقومون الآیۃ اور من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً فیضعفہ۔ میں اختلاف ہے۔

یا سبحان اللہ۔ قرض عربی لفظ ہے اس کے معنے آتے نہیں اور آپ اعتراض کرتے ہیں۔ قرض کے نام کے ساتھ ہی آپ کو سود کا خیال آگیا۔ بیچارے قومی رواج سے مجبور ہیں ورنہ ان سے مخفی نہ ہوتا۔ کہ قرض حسن دنیا میں مومن بھی آپس میں لیتے دیتے ہیں۔ کسی سے سو روپیہ لیا۔ اب واپس دیتے وقت ھل جزاء الاحسان الا الاحسان۔ کے مطابق سوا سو دیا۔ یہ سود نہیں۔ مگر یہاں تو اللہ کا معاملہ ہے قرض کے معنے ہیں مال سے کچھ کاٹ کر دینا۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کے نام پر جو اپنے مال کا حصہ کاٹ کر دیتے ہیں خدا انہیں بیش از بیش اس کا بدلہ دیتا ہے۔ اور یہ بات تجربہ میں آچکی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے خدا کے لئے ایک بیٹے کی قربانی کا عزم مصمم کیا۔ خدا نے ان کو اتنی اولاد دی۔ اتنا بڑھایا اتنا بڑھایا۔ کہ ریت کے ذرے اور آسمان کے تارے گنے جا سکتے ہیں۔ پر ابراہیمؑ کی اولاد کو گننا دشوار ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے خدا کے لئے چند مربع زمین کا مکان چھوڑا۔ خدا نے انہیں تمام جزیرہ عرب کی شہنشاہی عطا کی۔ اسی طرح کئی مثالیں ہیں۔

ششم۔ ہم نے بہت سے رسول بھیجے اور وما ارسلنا من قبلک من رسول۔ میں اختلاف ہے۔

اسے کہتے ہیں حق پوشی اور دیدہ و دانستہ بے ایمانی جناب ذرا تمام آیت تو انبیاء رکوع ۲ سے پڑھئے۔ جو یوں ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون۔ ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا۔ مگر ہم نے وحی کی اس کی طرف۔ کہ میں ہی معبود برحق ہوں۔ میری ہی عبادت کرو۔

ہفتم۔ واستغفر لہم الرسول اور لا یقبل منہا عدل ولا تنفعہا شفاعۃ۔ میں اختلاف ہے۔

استغفار کے معنے ہیں کسی کمزوری پر پردہ اندازی طلب کرنا۔ یہ دعا ہے۔ دعا اور شفاعت ایک بات نہیں۔ اگر لاشفاعۃ آیا ہے۔ تو یاد رکھو۔ لاشفاعۃ نہیں۔ ان دونوں میں علم صرف و نحو کے واقف فرق سمجھتے ہیں۔ پھر اسی سورہ میں من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ۔ بھی آیا ہے۔ جس کو شفاعت بالاذن ثابت ہے۔

لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمن عہدا۔ بھی اسی خدا نے فرمایا۔ جس نے ولا یقبل منہا عدل ولا تنفعہا شفاعۃ۔ فرمایا۔

ہشتم۔ واللہ لا یحب الفساد۔ اور قاتلوا فی سبیل اللہ میں اختلاف ہے۔ کیا مقاتلہ فساد ہے۔ کیا دیانند جی اور ویدوں نے جہاں دشمنوں کے مارنے قید کرنے اور تباہ کر دینے کا حکم دیا ہے۔ کیا وہاں فساد کرایا ہے۔ جو آیت آپنے لکھی ہے اسے مکمل لکھو۔ فرماتا ہے۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم اور فرماتا ہے۔ وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ یعنی ان سے لڑائی کرو تا کہ فتنہ فساد نہ رہے۔ اور مذہب اللہ کے لئے ہو جائے یعنی ہر شخص اپنے اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکے۔

شاہجہانپور میں لیکچر

۹ - نومبر۔ شام کو جناب مفتی محمد صادق صاحب اور مولانا مولوی سرور شاہ صاحب کی تقریریں اسلام کی خوبیوں اور فضیلت نبی کریم پر ہوئیں مفتی صاحب نے اصل عبرانی توریت میں سے آنحضرت کی پیشگوئی بھی دکھائی۔ تقریروں کے بعد دو ہندو مرد اور ایک عورت مشرف باسلام ہوئے۔

لبیک کی پہلی آواز

جناب ایڈیٹر صاحب بدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ بجواب تحریک مندرجہ بدر مورخہ ۳ - ۱۰ - نومبر سنہ ۱۹۱۰ء میں عرض پرداز ہوں کہ مجھے نئی قیمت اخبار کی منظور ہے۔ میں بدر کی قیمتی خدمات کا خوب معترف ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ اس کا صفحہ اشاعت بہت وسیع ہو۔ میں کوشش کرونگا کہ ایک دو خریدار اور مہیا کروں۔ والسلام

شہدوا علی انفسہم

لیکن آریہ سماج کا حال دگرگوں ہے غیر ملکوں کو کون کہے ہمارے ملک میں بھی اب تک سوامی دیانند کے بعد ایک بھی زندگی نظر نہیں آتی جو ویدک کہی جا سکے نہ آریہ سماج میں کوئی ویدوں کا زبردست عالم ہے نہ درشنوں کا سمجھنے والا ہے نہ کسی کی شخصیت علمی پہلوؤں کے لحاظ سے شاندار معلوم ہوتی ہے نہ وہ کسی کی کشش کی باعث ہو رہی ہے۔ یہ الفاظ سخت ضرور ہیں مگر سچے ہیں جن کا اقرار خود شرم کیساتھ ہمارے آریہ بھائیوں کو کرنا پڑتا ہے سوامی دیانند نے یہ اہتمام کیا تھا کہ سب باعمل ہوں سب کی زندگی میں ویدوں کی سچائی کا نور جھلکتا ہوا نظر آوے مگر ایسا کہیں دیکھنے میں نہیں آتا۔ بات بنانا اور شے ہے اور عملاً اور اصولاً کام کر دکھانا اور شے ہے۔ مانا آریہ سماج نے دیانند کالج کھولا۔ گروکل بنایا یتیم خانے جاری کئے۔ تو سماجیں بھی بنگئیں۔ مگر دیکھنے والے اس طرف توجہ نہیں کرتے دنیا میں اور مذہبوں نے ان سے بہتر کام کر کے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آریہ سماج نے آدمی کتنے پیدا کئے ہیں جو

دو اعتراضوں کے جواب

اعتراض اول حضرت مرزا صاحب کو غیر زبان مثلاً انگریزی وغیرہ میں الہامات کیوں ہوئے - جبکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ ہر ایک نبی پر اُس کی مادری زبان میں وحی الٰہی نازل ہوا کرتی تھی - اور انبیاء سابقین کی نظیر بتلا دیں جکو اُنکی مادری زبان کے علاوہ غیر زبان میں الہامات ہوئے

جواب اول معترض کے مندرجہ بالا اعتراض کی پہلی شق یہ ہے کہ مرزا صاحب کو اُن کی مادری زبان کے سوا اور زبانوں میں الہام کیوں ہوئے - اِس لئے میں اِس شق کا نمبروار جواب دیتا ہوں - اِس شق کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ کوئی دعویٰ بغیر کسی دلیل کے ہرگز قبول نہیں ہو سکتا - معترض نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا تھا تو چاہئے تھا کہ وہ اپنے اعتراض کی کوئی دلیل بتاتا اور مفصل بیان کرتا کہ ملہم کی مادری زبان کے سوا اور زبانوں میں الہام ہونے میں یہ یہ نقائص ہیں - مگر معترض نے کوئی جرح یا کوئی نقص بیان نہیں کیا - اِس لئے معترض حق نہیں رکھتا کہ ہم اس کے بے دلیل اعتراض کا کوئی جواب دیں - کیونکہ جب کوئی قباحت یا نقص وہ بیان نہیں کر سکا تو اس نے اِسپر اعتراض کیوں اُٹھایا کیونکہ اعتراض تو اس بات پر ہو سکتا ہے جس میں کوئی نقص یا حرج نظر آوے - مگر بعض مصالح کی وجہ سے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اور چند جواب بھی عرض کروں -

جواب دویم یہ جاننا چاہئے کہ الہام ملہم کا اپنا اختیاری امر نہیں ہے کہ جب چاہا اور جس زبان میں چاہا نازل کروا لیا - بلکہ الہام اور وحی میں تمام ملہم مجبور ہیں کیونکہ خود خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے - ما کان لنبی ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ یعنی کسی نبی کا اختیار نہیں کہ کوئی آیت لانے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ - قل ما یکون لی ان ابدلہ من تلقای نفسی ان اتبع الا ما یوحی الی (۲) سبحٰنک ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحق (۳) ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین -

بلکہ خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے اور جس زبان میں چاہتا ہے اِن پر الہام کر سکتا ہے - سو اگر مرزا صاحب کو اُردو کے سوا کسی اور زبان میں الہام ہوا ہو تو کیا حرج ہے - کیونکہ مرزا صاحب کا الہام میں اپنا اختیار کوئی نہیں تھا -

جواب سویم نبی کی سچائی کے لئے مختلف دلائل ہوتے ہیں - جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ شخص اپنے دعویٰ نبوت میں سچا ہے - چنانچہ منجملہ ان دلائل کے ایک دلیل پیشینگوئی بھی ہے - کیونکہ کسی آئندہ واقعہ کی خبر بغیر کسی نبی کے کوئی نہیں دے سکتا - جیسا کہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول - یعنی کسی نبی کے سوا کوئی شخص غیب کی خبر نہیں بتا سکتا - اس لئے کہ آئندہ واقعہ کی خبر بغیر اس کے کہ خود خدا بتا دے اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتی - اِسیطرح کسی ایسی زبان کا الہام ہونا جسکو کہ ملہم خود نہیں جانتا - دلیل ہے اِس بات کی کہ وہ ملہم اپنے دعویٰ الہام میں صادق ہے کیونکہ کسی ایسے شخص کے لئے کسی ایسی زبان کا صحیح فقرہ بنا لینا جسکو کہ وہ خود نہیں جانتا ہرگز ممکن نہیں جبتک کہ اُسے ایک ایسی ہستی نہ بتا دے جو کہ تمام زبانوں سے علیم و خبیر ہے - غرض جس طرح آئندہ واقعہ کی اُس کے وقوع سے پہلے خبر دینی صدق الہام کی دلیل ہے - (کیونکہ آئندہ واقعہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی نہیں بتا سکتا -) اِسیطرح کسی غیر معلوم زبان کا صحیح فقرہ بیان کرنا بھی صدق الہام کی دلیل ہے - (کیونکہ کسی غیر معلوم زبان کا فقرہ سوائے خدا تعالیٰ کے بتلانے کے معلوم نہیں ہو سکتا - اسوہم اِس اصول کو لیکر اصل واقعہ کیطرف توجہ کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ایک ایسے گاؤں میں جہاں کہ ایک آدمی بھی انگریزی پڑھا ہوا نہیں ایک ایسا شخص جو کہ انگریزی حروف تہجی سے بھی ناواقف ہے ایک صحیح فقرہ انگریزی کا پیش کرتا ہے کہ آج رات مجھے یہ الہام ہوا مگر کوئی شخص اُس کے معنی جاننے والا نہیں ملتا - آخر ایک شہر میں جو اُس گاؤں سے ۳۳ - ۳۴ میل کے فاصلہ پر ہے وہ فقرہ ایک انگریزی پڑھے ہوئے شخص سے ترجمہ کرایا جاتا ہے - جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کسی آئندہ واقعہ کے متعلق پیشگوئی ہے - اور پھر طرفہ امر یہ ہوتا ہے کہ وہ پیشگوئی بعینہٖ انھیں الفاظ میں پوری ہو جاتی ہے تو ہم یقیناً اِس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ شخص اپنے دعوے الہام میں سچا ہے اور وہ فقرہ انگریزی کا ضرور خدا تعالیٰ نے اسکو بتایا ہوگا - کیونکہ الہام الٰہی کے سوا اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ کوئی شخص جو کسی زبان کے حروف تہجی سے بھی ناواقف ہو - کوئی ایسا فقرہ پیش کر سکے جو اِس زبان کی صحت کے لحاظ سے صحیح ہو - اور لطف یہ کہ اُس فقرہ میں جو آئندہ کے متعلق خبر ہو وہ بعینہٖ پوری ہو جاوے - سو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب انگریزی حروف تہجی سے بھی ناواقف تھے - پھر یہ کہ اُس زمانہ میں قادیان میں ایک بھی انگریزی خوان نہیں تھا - اور ایسے الہاموں میں آئندہ کے متعلق بشارتیں بھی تھیں تو یہ دُہری شہادت ہوئی اِس بات کی کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ الہام میں سچے تھے - ایک تو اِس لئے کہ انگریزی زبان کا فقرہ سوائے خدا تعالیٰ کے بتانے کے مرزا صاحب بتا نہیں سکتے تھے - دوسرے اِسلئے کہ ان الہاموں میں آئندہ کے متعلق خبریں تھیں - جو کہ پوری ہو گئیں - اور جو کہ بغیر خدا تعالیٰ کے بتانے کے مرزا صاحب کو معلوم نہیں ہو سکتیں تھی - سو خلاصہ مطلب اِس جواب کا یہ ہے کہ مرزا صاحب کو اُردو کے سوا اور زبانوں میں الہام اِس لئے ہوئے کہ مرزا صاحب کی تصدیق ہو کہ آپ واقعی سچے ملہم تھے - کیونکہ بغیر الہام الٰہی کے اور زبانوں کے صحیح فقرات کسی ذریعہ سے بھی معلوم ہونے ناممکن ہیں اور کوئی شخص جب تک کہ کسی زبان سے ناواقف ہو اِس زبان کا صحیح فقرہ نہیں بول سکتا - اب یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ شاید کسی انگریزی پڑھے ہوئے شخص سے مرزا صاحب نے فقرہ [illegible] شخص کی حیثیت دیکھنی چاہیئے - مرزا صاحب کے متعلق تمام قادیان کے آریہ ہندو مسلمان مرد عورتیں گواہی دیتی ہیں کہ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا - پھر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کے والد پر اور خود مرزا صاحب پر مقدمات ہوئے اور ایسے مواقعہ پیش آئے کہ اگر مرزا صاحب جھوٹ بول لیتے تو فتح پا جاتے - مگر آپ نے کبھی جھوٹ نہ بولا - گو کہ برخلاف جائداد کی ڈگری ہو گئی ہو - پھر یہ کہ مرزا صاحب انگریزی سے ناواقف تھے اور نہ ہی اس زمانہ میں کوئی شخص قادیان کے قصبہ میں انگریزی جانتا تھا اور پھر یہ عجیب بات ہے کہ وہ فقرہ بھی پیشگوئی - اور پورا بھی ہو گیا - اچھا فرض کیا مرزا صاحب نے ایک انگریزی فقرہ کسی انگریزی خواں سے بنوا لیا - مگر میں کہتا ہوں کہ اس میں جو آئندہ کے متعلق خبر ہے وہ کیونکر مرزا صاحب کو معلوم ہوئی کیا انگریزی خوانوں میں یہ بھی طاقت ہے کہ وہ آئندہ کے متعلق صحیح واقعات کا اُن کے وقوع سے پہلے اظہار کر سکتے ہیں -

پھر اس کے بعد معترض صاحب کہتے ہیں کہ "جبکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ ہر ایک نبی پر اس کی مادری زبان میں وحی آلٰہی نازل ہوا کرتی تھی"

مگر میں کہتا ہوں کہ معترض صاحب نے یہ بات بھی بے دلیل ہی بیان کی ہے اور اسبات پر کوئی دلیل نہیں دی بلکہ صرف "مسلمہ امر" کہکر ٹالدیا ہے۔ حالانکہ مسلمہ امر وہ ہوتا ہے جسکو فریقین تسلیم کریں مگر آپ نے ہمارے اعتقاد کی لاعلمی کے باوجود کیونکر کہدیا کہ یہ مسلمہ امر ہے۔ ہاں ایک آیت قرآن شریف میں ایسی ہے جس سے میرا یہ خیال ہے کہ معترض صاحب اپنے زعم باطل میں مرزا صاحب کی غلطی اِس سے ثابت کرتے ہیں اور وہ یہ ہے وما ارسلنا من رّسول الا بلسان قومه ترجمہ" اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس قوم کی زبان کیساتھ جس قوم کیطرف کہ وہ مبعوث ہوا۔ صاحبان یہ ہے وہ آیت جس سے کوئی شخص یہ ثابت کرنے کی کوشش کرسکتا ہے کہ ہر ایک نبی کو خواہ وہ کسی زمانہ میں ہی ہو اس کی اپنی قوم کی زبان میں ہی الہام ہونا چاہیئے مگر میں حیران ہوں کہ یہ بات کس طرح اِس آیت سے ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ اس آیت کے تو یہ معنے ہیں کہ جو نبی جس قوم کیطرف مبعوث ہوتا ہے اسی قوم کی زبان میں ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مسیح کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے ورسولًا الیٰ بنی اسرائیل۔ یعنی حضرت مسیح بنی اسرائیل کیطرف مبعوث ہوئے [illegible] ضروری تھا کہ حضرت مسیح کو صرف بنی اسرائیل کی زبان میں ہی الہام ہوتے اور حضرت نوح اپنی قوم کیطرف مبعوث ہوے تھے۔ تو ان کو اپنی قوم کی زبان میں الہام ہُوئے ہونگے۔ مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا پہلے تو ایک ایک قوم کی طرف جُدا جُدا نبی مبعوث ہوتے تھے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ تمام دُنیا کے لئے نبی ہوکر آئے تھے اس لئے ان کا جانشین یعنی اِس اُمت کا آخری مسیح موعود بھی اپنے آقا کے رنگ میں تمام دُنیا کے لئے ہادی ہوکر آیا تو وہ قاعدہ جو بنی اسرائیل یا اور پہلی قوموں کے متعلق تھا وہ اب نہیں برتا جاسکتا۔ کیونکہ اُس زمانہ میں الگ الگ قوم کیلئے نبی مبعوث ہوتے تھے۔ مگر وہ قاعدہ جاتا رہا سو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ وما ارسلنا من رّسول الا بلسان قومه سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو نبی جس قوم کی طرف مبعوث ہوتا ہے اس قوم کی زبان میں ہوتا ہے تو معترض کا اعتراض خود بخود دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ میں تمام دُنیا کے لئے مبعوث ہوا ہوں سو ضرور تھا کہ مرزا صاحب کو اپنی مادری زبان کے سوا اور زبانوں میں بھی الہام ہوتے کیونکہ مرزا صاحب تمام دُنیا کی قوموں کیطرف مبعوث ہوئے تھے۔ اور ان کا منصب تھا کہ خدا کا پیغام سارے جہان کے لوگوں کو بالعموم سنادیں۔

اب یہ اعتراض پڑسکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تمام دُنیا کے لئے مبعوث ہوئے تھے تو کیوں نہیں آنحضرت صلعم کو عربی کے سوا اور زبانوں میں الہام ہُوئے تو اس کا یہ جواب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت نبی تھے اور آپ پر قانون شریعت کی ایک خاص الگ طور پر کتاب باترتیب نازل ہوئی تھی تو اگر سوائے عربی کے کسی اور زبان کے الہامات بھی ہوتے تو بڑی گڑبڑ مچ جاتی۔ کیونکہ ایک ہی کتاب میں مختلف زبانوں کے فقرات بُرے معلوم ہوتے ہیں۔ اول تو اس سے کہ ترتیب قرائت نہیں رہتی۔ دوئم اِس لئے کہ ترتیب مضمون ٹھیک نہیں رہتی۔ سوئم اِس لئے کہ شریعت کا علم ہر شخص پر فرض ہے۔ اِس واسطے شریعت کی کتاب صرف ایک ہی زبان میں ہونی چاہیئے ورنہ پھر تو اس کے پڑھنے والوں کو بڑی دقتیں پیش آوینگی اِس لئے کہ بہت سی زبانوں کا جاننا ہر شخص کا کام نہیں سو ضروری ہے کہ شریعت کی کتاب صرف ایک ہی زبان میں ہو مگر مرزا صاحب پر کوئی باقاعدہ کتاب نازل نہیں ہوئی تھی کہ اور زبانوں میں الہام ہونے سے کسی ترتیب کے بگڑنے کا اندیشہ ہوتا۔ یا مرزا صاحب پر کوئی شریعت کی کتاب نازل نہیں ہُوئی تھی۔ کہ غیر زبان میں الہام ہونے سے کسی دِقت کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا۔ پھر میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر عربی کے سوا اور کسی زبان میں الہام ہوتا اور اس کے معنے نہ کھلتے تو بڑا حرج متصور تھا کیونکہ ممکن تھا کہ اس الہام میں کوئی شریعت کا حکم ہو جسپر عمل نہ کرنے سے گُناہ واقع ہوتا ہو مگر مرزا صاحب کو غیر زبان میں الہام ہونے سے تو اِس اندیشہ کا خیال بھی نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ مرزا صاحب صاحب شریعت نبی نہ تھے۔ پھر میں کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمام قوموں کا اجتماع نہ تھا اور نہ ہی ایسے ذرائع مہیا تھے کہ جن کے ذریعہ سے تمام ممالک میں بآسانی آمدورفت ہوتی اور نہ ہی اِس وقت ہر زبان کی لغات کی کتابیں تصنیف ہوئی تھیں کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی غیر زبان میں الہام ہوتا تو اس کے صحیح معنی اور درست مطلب معلوم ہوسکتا مگر حضرت مرزا صاحب کے زمانہ میں خصوصًا ہندوستان میں تمام دُنیا کی قوموں کا اجتماع تھا۔ اور یہ ایسا مقام ہے کہ ہر ملک کے ہزاروں سینکڑوں آدمی ملسکتے ہیں اور یورپ کی ان تھک کوششوں نے تمام دُنیا کی زبانوں کی اعلیٰ ڈکشنریاں مہیا کردی ہیں اور کوئی زبان ایسی باقی نہیں رہی جسپر کوئی نہ کوئی تحقیقی کتاب نہ لکھی گئی ہو اور جس کا کوئی نہ کوئی عالم اجل موجود نہو۔ تو کیا حرج ہوسکتا ہے کہ مرزا صاحب کو کسی غیر از اُردو زبان میں الہام ہوں جبکہ ہزارہا عالم ایسے موجود ہیں جو ان کے اصلی اور درست اور ٹھیک ٹھیک معنے ظاہر کرنے پر قادر ہیں۔

پھر میں کہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی شان ہی اسبات کی مقتضی تھی کہ آپکو غیر زبانوں میں بھی الہام ہوں۔ کیونکہ دُنیا میں جتنے مذاہب پائے جاتے ہیں ان سب کے پیغمبروں کی پیشینگوئیاں اور بشارتیں چلی آتی ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک مصلح پیدا ہوگا۔ چنانچہ ہندو منتظر ہیں کہ اِن کی قوم کا مُصلح کرشن پیدا ہوگا۔ مسلمان مہدی کے منتظر ہیں اور یہودی مسیح کی بعثت اول کے اور عیسائی بعثت ثانی کے۔ غرض آخری زمانہ میں ایک شخص نے آنا تھا جسنے مختلف قوموں کے لئے مختلف ناموں اور مختلف شانوں سے مبعوث ہونا تھا سو مرزا صاحب ہندوؤں کیلئے کرشن اور یہودیوں و عیسائیوں کے لئے عیسیٰ و مسیح تھے۔ اور مسلمانوں کے لئے مہدی تھے۔ اِس لئے ضروری تھا کہ آپ کو ہندی الفاظ میں الہام ہوتے۔ کیونکہ آپ ہندوؤں کے لئے کرشن تھے اور عبرانی زبان میں الہام ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ آپ یہودیوں کے لئے مسیح و موسیٰ تھے۔ اور چاہیئے تھا کہ انگریزی میں بھی الہام ہوں۔ کیونکہ آپ عیسائی قوم خصوصًا انگریزی قوم کے لئے (جو کل عیسائی ہے) مسیح تھے۔ اور فارسی زبان میں بھی الہاموں کی ضرورت تھی۔ اِس لئے کہ آپ مجوسیوں کے لئے زرتشت نبی (جس کی زبان فارسی تھی) کے بروز تھے۔ اور عربی زبان میں تو بہرحال ہونے ہی چاہئے تھے۔ کیونکہ اول تو اِس لیئے کہ آپ مُسلمانوں کے لئے مہدی تھے۔ دوئم اِس لئے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب تھے۔ سوئم اِس لئے کہ عربی زبان ام الالسنہ ہے چہارم اِس لئے کہ عربی زبان میں تمام دُنیا کے ادیبوں سے آپکو فوقیت کا معجزہ تھا۔ سو بات صاف ظاہر ہوگئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور انبیاء کو غیر زبانوں میں الہام اِس لئے نہیں ہوے تھے کہ اول تو وہ صرف ایک قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور ان کو صرف اس قوم کی زبان میں الہام نازل ہوئے تھے۔ دُوسرے اس زمانہ میں علمی ڈکشنریاں اور ہر زبان کی وسعت کے ساتھ لغات کی کتابیں موجود نہ تھیں

سویم اِس واسطے کہ اس زمانہ میں تمام ممالک کے درمیان باسانی آمد و رفت کرنے کے ذرائعہ نہ تھے جیسے کہ اب بین الاقوام تعلقات پائے جاتے ہیں۔

چہارم اِس لیئے کہ اس زمانہ میں ہر زبان کے محقق و جیّد عالم نہ تھے۔ کہ اگر کسی نبی کو کسی مشکل زبان کا مشکل الہام ہوتا تو لوگ اس کے اصلی اور پیچیدہ معنے اور اس لفظ کے مادہ کی اصلی ماہیت بتانے پر قادر ہوتے - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مذکورہ بالا مشکلات میں سے پچھلی تین مشکلات واقع تھیں اور علاوہ ازیں آپ تشریعت صاحب شریعت نبی تھے اور آپ پر ایک باترتیب کتاب نازل ہوئی تھی اس لیئے غیر مناسب تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عربی کے سوا اور کسی زبان میں الہام ہوتے مگر مرزا صاحب کے زمانہ میں اِن تمام مشکلات میں سے کسی مشکل کا کبھی نام و نشان نہیں تھا - اور نہ ہی آپ باشریعت نبی تھے - اور پھر یہ بات تھی کہ آپ دُنیا کی ہر مشہور قوم کے نبی تھے - تو درست اور ٹھیک تھا اور عین مناسب تھا بلکہ نہایت ضروری تھا کہ آپ کو اپنی زبان کے سوا اور زبانوں میں بھی الہام ہوں تا دُنیا پر ثابت ہو جائے کہ وہ خدا کا برگزیدہ انسان ایک قوم کے لیئے نہیں بلکہ تمام دنیا کے لیئے رحمت و برکت کا موجب تھا والحمد للہ رب العالمین۔

پھر اسکے بعد معترض صاحب فرماتے ہیں کہ "انبیاء سابقین کی نظیر بتلا دیں جنکو ان کی مادری زبان کے علاوہ غیر زبان میں الہام ہوئے" مگر میں پھر نہایت افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ ابھی معترض صاحب نے کوئی دلیل بیان نہیں کی کہ ہر ایک بات جو کسی نبی میں پائی جاوے وہ ضرور اس سے کسی اگلے نبی میں پائی جانی چاہیئے تب تو معترض صاحب کا حق تھا کہ وہ انبیاء سابقین کی نظیر مانگتے مگر جب نہ تو قرآن شریف ہی نے اِس بات کو بیان فرمایا ہے اور نہ ہی حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بات کسی نبی میں ہو وہ ضرور اس سے اگلے انبیا میں پائی جانی چاہیئے تو کیا وجہ ہے کہ معترض صاحب نے مرزا صاحب پر خواہ مخواہ اعتراض کر دیا۔ اب میں اِس بات کو زیادہ واضح کرنے کے لیئے ایک بات ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ انبیاء سابقین کے حالات اور اُن کی زندگی کے واقعات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض باتیں بعض نبیوں میں پائی جاتی ہیں مگر بعض ایسے نبی ہیں کہ وہ باتیں اُن میں نہیں پائی جاتیں۔ لیکن اِس بات سے ان نبیوں کی صداقت پر ہرگز شبہ نہیں ہوسکتا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصاء کا سانپ بنا دیا - مگر معترض صاحب مجھے اِس معجزہ کی کوئی نظیر ماقبل و مابعد زمانہ میں نہیں دکھا سکتے اسیطرح حضرت یونس کیساتھ مچھلی والا معاملہ ہوا - مگر اور کسی نبی کے ساتھ ایسی بات نہیں ہوئی تو کیا ہم حضرت یونس والے معاملہ کو جھٹلا دینگے یہ تو ہوئی معجزات کی بات - اب ایک اور قسم کی مثال پیش کرتا ہوں ناظرین غور فرما دیں - اور وہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام دُنیا کی طرف مبعوث ہوئے - مگر آپ سے پہلے نبیوں میں اُس کی نظیر نہیں ملتی بلکہ اور نبی صرف اپنی اپنی قوم کے لیئے دُنیا میں آئے - سو اگر معترض صاحب مجھ سے مرزا کی بات کی نظیر مانگتے ہیں تو میں اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ کی مثال مانگتا ہوں - پس جو جواب میرے سوال کا معترض صاحب دینگے وہی جواب اپنے سوال کا میری طرف سے سمجھیں - اب میں تحقیقی جواب دیتا ہوں سُنیئے قرآن شریف فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض - یعنی دُنیا میں جتنے انبیاء اور رسول مبعوث ہوکر آئے وہ آپس میں بعض بعض باتوں میں ایکدوسرے سے بڑھے ہوئے تھے - تو پھر معترض صاحب ایک نبی کی نظیر دوسرے نبی کے حالات میں کیوں طلب کرتے ہیں کیونکہ خدا جب کہتا ہے کہ ہم نے بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت دی اور بعض کو بعض سے بڑھا دیا - تو پھر کس کی مجال ہے کہ فوقیت کے بدلے مساوات قرار دے - سو خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جب بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت ہو سکتی ہے تو کیا حرج ہے کہ ایک معمولی بات کسی نبی میں ہو اور دوسرے گذشتہ انبیاء میں نہ پائی جاوے - بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہر ایک نبی کے ساتھ بعض ایسی خصوصیتیں ہوتی ہیں جن سے وہ نبی اور انبیاء سے ممتاز ہوتا ہے - کیونکہ ہر ایک کیساتھ خدا تعالیٰ کا جداگانہ معاملہ ہوتا ہے اس اصول پر مرزا صاحب کو متعدد زبانوں میں الہام ہونے کی خصوصیت ہے جو اور کسی نبی میں نہیں - پائی جاتی - والسلام

(باقی آئندہ)

آریہ لٹریچر کا انجام

آریہ لٹریچر کے بعض حصے کو ایک محقق نے آتش بازی سے مثال دی ہے جو پہلے پہل دیکھنے میں خوشنما اور تماشا کی بات محسوس ہو مگر تھوڑی دیر کے بعد جب حقیقت کھُلے تو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہاں کچھ بھی نہیں تھا - چند کتابوں کا حشر انہی کے اپنے اخباروں کے الفاظ کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے فاعتبروا یا اولی الابصار

(۱) ہمیں یہ علم ہو گیا ہے کہ گورنمنٹ نورہ حیدری حقیہ اول کو ناپسند کرتی ہے تو ہم بھی اعلان کرتے ہیں کہ ہم آئندہ اس کتاب کو کسی پریس میں نہ چھپوائینگے - (مسافر آگرہ)

(۲) ماسٹر لچھمن داس رام نگری پر ایک ازالہ حیثیت عرفی کر نیوالی کتاب کے لکھنے اور شائع کا مقدمہ چل رہا تھا - ماسٹر لچھمن داس کو پانسو روپیہ اور ماسٹر آتمارام کو سو روپے جرمانہ کی سزا ہوئی (ہندوستان)

(۳) مسٹر ٹیلر ڈپٹی کمشنر لاہور نے مہاشہ دھرمپال کو بلایا نہ معلوم کیا گفتگو ہوئی - لیکن نتیجہ یہ تھا کہ مہاشہ دھرمپال خود ہی ساری کتابیں صاحب ڈپٹی کمشنر کے سپرد کر آئے سستے بچگئے - مراد آباد کے ایک پریس میں نخل اسلام کا انوواد چھپا تھا اس کے متعلق سنا گیا ہے جہاں مالک پریس کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف وارنٹ جاری کیا گیا ہے - وہاں اس سے اڑھائی ہزار روپے ضمانت طلب کی گئی ہے - مالک پریس کی خوش قسمتی آج کل مراد آباد کا کلکٹر بڑا شریف انگریز ہے - (ہندوستان)

اُمید ہے کہ اب ہمارے آریہ دوست سوچ سمجھ کر قلم اُٹھائینگے

آریہ رائے سکھوں کے گرو کے بارے میں

آریہ مسافر لکھتا ہے کہ - "خالصہ جی ذرا سوچ سمجھ کر اُتر دیں کہ ایک باز کے بدلے زمانہ کے بادشاہ کیساتھ ویر باندھ لینا اور اس کے برخلاف لڑائی کرکے ہزاروں آدمیوں کا خون کرا دینا اُس میں ہر گوبند صاحب نے ہندوؤں پر کونسا پر اُپکار کیا - بلکہ امر واقع تو یہ ہے کہ ہر گوبند صاحب نے اپنی غرض کے لیئے بیچارے غریب ہندوؤں کے گلے ناحق کٹوائے اور اُنپر طرح طرح کے ظلم کرائے ان واقعات سے دل میں ذرا بھی شک نہیں رہ سکتا کہ خالصہ جی کے گرو مہاراج کے پرتاپ سے ہندو قوم کے گلے پہ چھری پھری نہ کہ اس کی رکشا ہوئی - قاضی رستم خاں کے گھوڑے کی قیمت دبائی جس کی وجہ سے قاضی اور بابے بڈھے کی گالی گلوچ تک نوبت پہنچی - یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار قاضی کی لڑکی کولاں کو لاہور سے امرتسر لے گئے - یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار بادشاہ کا باز دبا لیا جس کی وجہ سے لڑائی ہوئی یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار - ہر گوبند صاحب نے بدھی چند کی معرفت شاہی طویلے میں سے گھوڑے نکلوالیئے یہ

بھی ہندوؤں پر احسان

(۲) گوبند سنگھ صاحب نے جو جو کُشت و خون کروائے وہ بھی ہندوؤں پر اپکار - گوبند سنگھ صاحب نے ومن آشرم کی مریادا کو لشٹ کر کے اورنگ زیب کیطرح ہندوؤں کے گلے سے یگیوپویت اُتروائے یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار - گوبند سنگھ صاحب کے چیلوں نے مار دھاڑ کر کے دیش کا ستیاناش کیا یہ بھی ہندوؤں پر اُپکار -

(۳) خالصہ قوم اور اُس کے بزرگوں نے ہندوؤں کی سہائتا کی یا ہندو دھرم کی رکشا کی - ہم بڑے زور سے کہنے اور ثابت کرنے کو طیار ہیں کہ خالصہ جی کا جنم کسی دھارمک اُپکار یا ملکی بھلائی یا ہندوؤں پر احسان کے لئے نہیں ہوا - بلکہ اپنے باپ کا بدلہ لینے اور راج پاٹ کی ہوس میں - تاریخوں سے ثابت ہے اور اتھاس ساکشی دے رہے ہیں کہ اگر تیغ بہادر صاحب نہ مارے جاتے تو گوبند سنگھ صاحب اس شکل میں آپ کے سامنے نہ آتے پنتھ رچا گیا - باپ کے بدلہ کے لئے لڑائیاں کی گئیں - باپ کے بدلے کے لئے بندا بیراگی کو دکن دیش سے بھیجا گیا باپ کے بدلے کے لئے کُشت و خون اور لوٹ مار کی بنیاد ڈالی گئی - باپ کے بدلے کے لئے ہر گوبند صاحب نے جو کچھ کیا اپنے آنند کے لئے تیغ بہادر صاحب نے پران دئے - صرف اس لئے کہ مسلمانوں کے راج میں آفت مچانا چاہتا تھا - اس میں عام ہندوؤں کا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی کچھ ان کی اور ان کے دھرم کی رکشا کے لئے کیا گیا - مطلب سدھی کے لئے آج تک یہ دھوکے کی ٹٹی چلی آئی ہے "

کیا اب بھی کہا جائیگا کہ سکھ ہندو ہیں - اور آریہ زور دینگے کہ سکھ مردم شماری میں اپنے تئیں ہندو لکھائیں

اصول کی بات

ہندوستان کے ایڈیٹر لالہ دینا ناتھ جی اصول کے بڑے پابند ہیں اور انھیں اس بات پر بڑا ناز ہے -

اوائل میں ایک اخبار کا نام اپنے اخبار میں درج نہ کرتے تھے - بلکہ ایک دفعہ (انکو خوب یاد ہوگا) ضرورت جو پڑی تو لکھا ایک گمنام پرچہ جسکا نام لینا اسکو قیمت دینا ہے - مگر اب اسی اخبار کا ذکر حالانکہ اسی حالت میں ہے بڑے فخر سے کرتے ہیں - کیا اس لئے کہ وہ ہندوؤں کی جنبہ داری کرتا ہے ؟

تار کا ترجمہ انگریزی میں

ایک نامہ نگار نے بہت عمدہ مشورہ دیا ہے کہ دیہات میں جو تاریں جائیں وہ ترجمہ کے ساتھ جائیں - کیونکہ اکثر اوقات گانوں میں کوئی انگریزی تعلیم یافتہ نہونے کی وجہ سے سخت پریشانی ہوتی نہ صرف تار کا مطلب فوت ہوتا ہے بلکہ جن کو تار دیا گیا ہے وہ بھی ناحق خراب ہوتے ہیں - اسپر ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کا یہ کہنا کہ ترجمہ ٹھیک نہیں کیونکہ بعض اوقات اشارے ہوتے ہیں میرے خیال میں غلط ہے - کیونکہ جو اشارے سمجھتے ہیں وہ انگریزی خواں ہی ہونگے - پس ان کو وہ ترجمہ کوئی نقصان بھی تو نہیں پہنچائیگا - اگر اسپر فیس زائد لگائی جائے تو بھی اس پریشانی کے مقابلہ میں حرج انگیز بات نہیں -

میر ناصر نواب قبلہ حیدر آباد دکن میں

عید کے اگلے روز ۲۹ - رمضان شام کے ۹ بجے میر نواب ناصر صاحب کٹک سے ہوتے ہوئے حیدر آباد دکن میں رونق افروز ہوئے - نماز عید میں احباب حاضر الوقت کو آپ کے آنے کی اطلاع ہوئی تیسرے روز نماز جمعہ کے بعد آپ نے ایک تقریر میں اپنے یہاں آنے کے اغراض و مقاصد تفصیلاً بیان فرمائے - چونکہ اخبارات میں آپ کے یہاں تشریف آوری کی نسبت کوئی اطلاع شائع نہیں ہوئی تھی اس لئے اکثر احمدی احباب اس جلسہ میں شریک نہ تھے عید الفطر کی بڑی تعطیل میں چونکہ اکثر احمدی معزز عہدہ دار صاحبان مختلف مقامات بیرون بلدہ پر گئے ہوئے تھے - اس لیے ان کے انتظار میں حضرت کو زیادہ دن ٹھہرنا پڑا - اس درمیان میں بعض باہمت نوجوانوں نے شہر کی وسیع اور گنجان آبادی میں پھر کر دو چار روز میں ہی تمام احمدیوں کو آپ کی تشریف آوری سے مطلع کر دیا جس کے بعد قریباً تمام احمدی احباب حضرت کے قیام گاہ (بشارت منزل) میں ہی فرداً فرداً حاضر ہو کر شرف ملاقات حاصل کرتے رہے - اور باقاعدہ چندہ جمع ہونے لگا چونکہ اور شہروں کی بہ نسبت حیدر آباد کی جماعت قلیل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے بلدہ کے امرا و غربا دونوں کے دلوں اور ہاتھوں کو اس نیک کام کے لئے کھولدیا اور غیر احمدیوں سے بھی ایک معقول اور کثیر رقم جمع ہو گئی -

عموماً دیکھا جاتا ہے کہ غیر ممالک کے ایسے چندوں میں حیدر آباد کی پبلک بہت کم حصہ لیا کرتی ہے اور عام انجمنوں کے کارکن یہاں سے ناکامی کے ساتھ رخصت ہوا کرتے ہیں مگر حضرت کی قوت قدسی کی برکات سے عوام و خواص بلدہ نے بغیر کسی سوال کے صرف انکے والتگوں کی ادنیٰ ادنیٰ سی تحریکوں پر اس نیک کام کی امداد میں اُمید سے زیادہ حصہ لیکر اپنی بے تعصبی کا ثبوت دیا - اثناء قیام میں آپ نے اپنے بعض ایسے رشتہ داروں سے بھی ملاقات فرمائی جن سے جدا ہو کر قریباً ۴۵ سال ہوئے تھے جن میں سے ذیل کے چند حضرات خصوصیت سے قابل ذکر ہیں - (۱) عالیجناب مولوی سید عبد المجید صاحب رجسٹرار ہائیکورٹ (۲) عالیجناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب بی - اے - مترجم ہائیکورٹ - (۳) عالیجناب ودلہ مرزا صاحب سر رشتہ دار پائیگاہ سر خورشید جاہ بہادر (۴) جناب مرزا سلیم بیگ صاحب صیغہ دار گلشن آباد -

۱۰ - شوال بروز جمعہ جناب میر بشارت علی خانصاحب احمدی کا عقد عالیجناب مولوی میر محمد سعید صاحب احمدی کی دختر نیک اختر سے آپ ہی کی تحریک سے قرار پایا جسمیں بہ نفس نفیس آپ نے ہی خطبہ پڑھا - رشتہ داروں اور غیر احمدیوں سے بوقت ملاقات حسب مناسب وقت سلسلہ کی تبلیغ کی فرماتے رہے - فرصت کے وقتوں میں آپ نے سفر نامہ دکن کو منظوم فرمایا ہے - جو قریباً (۳۰۰) شعر میں ہے - جس میں علاوہ دلچسپ حالات سفر کے اہل حیدر آباد کو خاطر خواہ تبلیغ بھی ہے - آپ میں ایک عجیب ملکہ دیکھا گیا کہ بغیر کسی قسم کے اضطراب اور زیادہ غور و خوض کے فی البدیہہ قلم برداشتہ نظم لکھتے جاتے ہیں جس کا ایک نثر نویس بھی کسی مضمون کو لکھتے ہوئے آپ کی شعر گوئی کی تیزی میں مقابلہ نہیں کر سکتا - حیدر آباد کے ۱۳ روز کے قیام میں ایک نماز عید اور تین جمعہ جماعت احمدیہ کے ساتھ متواتر آپ نے ادا فرمائے اس قلیل مدت قیام میں الحمد للہ کہ آپ کے مقاصد میں اُمید سے زیادہ کامیابی ہوئی - اور مبلغ آٹھ سو ۵۲ روپیہ سات آنہ سکہ محبوبیہ نقد وصول اور مبلغ دو سو سات روپیہ سکہ محبوبیہ کے وعدے ہوئے ہیں -

۱۸ ، شوال ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۲ ، اکتوبر ۱۹۱۱ء بروز شنبہ صبح سات بجے میل ٹرین ہرتماپور - یادگیر (تعلقات نظام کیطرف) بمعیت جناب میر بشارت علیخانصاحب احمدی کامیابی و صحت و عافیت کے ساتھ آپ یہاں سے رخصت ہوئے - احمدیوں کی ایک خاص جماعت سٹیشن پر موجود تھی - آپ کے مقرر کردہ پروگرام کے موافق قریباً ½ حصہ سفر کا طے ہو چکا ہے - خداوند کریم سے دعا ہے کہ بقیہ سفر بھی صحت و کامیابی کے ساتھ پورا ہو کر آپ خیریت سے دار الامان پہنچ جائیں

کردہ عزم سفر لطف خدا یار تو باد ہمت اہل نظر قافلہ سالار تو باد

الراقم محمد عبد الرزاق صدیقی اسسٹنٹ سکرٹری انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن

(بدر) اس سے آگے مضمون نگار صاحب نے ان احباب کا نام بنام مع خدمات ذکر کیا ہے جنھوں نے میر صاحب موصوف کی میزبانی اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ردّ الشقاق فی بیان الاتحاد و الاتفاق

عمدۃ المتکلمین - احسن المناظرین - عالم بے بدل - فاضل اجل حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب کا یہ مضمون اس قابل ہے کہ ہماری جماعت احمدیہ کے تمام افراد اسے غور سے پڑھیں اور اپنا طرز عمل بنائیں - سیدنا امیر المومنین نے اسے پسند کر کے ایک ہی اشاعت مین جلد نکال دینے کا ارشاد فرمایا۔

امّابعد! ایہا الاحباب اس وقت بعض صاحبان نے ہم پر یہ اعتراض کیا ہے کہ ارکین احمدیہ نے جو آجکل لیکچر دئے ہین - اون مین یہ شرط بھی تھی - کہ کوئی مسئلہ مختصہ احمدیت کا اپنے لکچرون مین بیان نہ کیا جاوے اور اونھون نے اس شرط کو قبول کر کر لکچر دئے - گویا احمدیت کو طاق مین رکھدیا - کیونکہ بغیر قبول کرنے اس شرط کے کوئی شخص اہل اسلام اون کے لکچر کو سن ہی نہین سکتا - وکذا وکذا

الجواب اس کا جواب دینا اس عاجز کو ضروری معلوم ہوتا ہے - لہذا چند سطور اس کے جواب مین لکھی جاتی ہین - واضح ہو - کہ یہ اعتراض معترضین کی کم فہمی اور نادانی سے وارد کیا گیا ہے - ہم نے جو ان لیکچرون کو بنظر تحقیق مطالعہ کیا تو ان جملہ لکچرون کا مضمون ایک ایسی حکمت پر مبنی پایا - جیسا کہ اللہ تعالے نے اہل کتاب کو مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا ہے - کہ قل یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سوآء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ - الخ - اگر اس آیت پُر ہدایت مین تدبر کیا جاوے تو بخوبی مفہوم ہوتا ہے - کہ مذہب موجودہ یہودیت اور نصرانیت اہل کتاب کا مضمون مندرجہ آیت کے قبول کرنے سے محض باطل ہوجاوے گا - کیونکہ بنار مذہب یہودیت اور نصرانیت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین بھی عبادت لغیر اللہ اور شرک ہی تھی - جو بہ سبب اتخاد ارباب اپنے علماء یعنے احبار اور رہبانون کے حادث ہوئی تھی - معہذا یہی تینون امر یعنے عدم عبادت غیر اللہ کی اور ترک شرک کا اور عدم اتخاذ ارباب مسلم اہل کتاب کو تھے - اسی لئے ان کی طرف دعوت فرمائی گئی - اس طرح پر ہمارے احباب نے اپنے لکچرون مین وہ مضامین محاسن قرآن مجید کے اور محامد رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان فرمائے - جو مسلم جملہ اہل اسلام کو ہین اور کسی کو ان مین اختلاف نہین - معہذا اسی کتاب و سنت پر مذہب احمدیت کی بنا ہے - توفّی کی نسبت تیس آیات موجود ہین - اور ثبوت دعاوی مسیحائی حضرت جری اللہ پر کتاب اللہ اور نیز احادیث صحیحہ بکثرت موجود ہین - پس جبکہ ہمارے برادران علاقی بمقتضائے ادخلوا فی السلم کافۃ کے پورے طور پر کتاب و سنت کی طرف آجاوین گے - اور منہاج نبوت سے پورے طور پر آگاہ ہو جاوین گے - تو لامحالہ حضرت جری اللہ کے دعاوی کو حسب منہاج نبوت چار و ناچار قبول کرینگے - اور پھر اس اتحاد اور اتفاق سے ایک دوسرا فائدہ یہ ہوگا - کہ مخالفین اسلام پر اس مجموعی قوت سے ایک رُعب واقع ہو گا - پس ایسی حکمت کے برتنے سے جو کوئی معترض اعتراض کرے وہ قرآن مجید پر اعتراض کرتا ہے - جو کم فہمی سے پیدا ہوا ہے -

جواب دوم معترض کو حکمت قرآنی سے لاعلمی ہے کیونکہ قرآن مجید نے دعوت اسلام کو علیحدہ بیان فرمایا ہے اور جدل و مناظرہ کو جداگانہ بیان کیا ہے - کما قال اللہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ[1] والموعظۃ الحسنۃ[2] وجادلھم[3] بالتی ھی احسن اس آیت مین تدبر کرنے سے مفہوم ہوتا ہے - کہ دعوت الی الاسلام کی صرف دو قسمین ہین - اول تو حکمت کے ساتھ دعوت کرنا یعنے براہین عقلیہ و نقلیہ اور اسرار شریعت اسلامیہ کو بیان کر کر دعوت الی سبیل اللہ کرنا اور دوسری قسم موعظہ حسنہ ہے - یعنے جو امور کہ خصم کے مسلمات سے ہون - یا جمہور اس کی پسندیدگی اور حسن کے قائل ہون ان کو بیان کر کر اسلام کی طرف دعوت کرنا پس یہ دونون امر دعوت الی سبیل اللہ کے لئے ہین - اور علاوہ اس حکمت اور موعظہ حسنہ کے ایک تیسرا امر اور ہے جسکو مناظرہ کہتے ہین جو احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے ہوتا ہے - وہ دعوت اسلام سے ایک جداگانہ امر ہے - اسی لئے اوس حکیم مطلق نے اس کو بطور عطف کے جو کسیقدر مغایرت پر دلالت کرتا ہے یون بیان فرمایا کہ وجادلھم بالتی ھی احسن - اس آیت مین تدبر کرنے سے معلوم ہوتا ہے - کہ طریق مناظرہ دعوت اسلام سے جو دو قسم مین منحصر ہے - تیسرا امر ہے جس کا نام جدل حسن ہے اور دوسرے لفظون مین اوس کو مناظرہ کہتے ہین - کیونکہ اگر وہ مناظرہ ہی دعوت اسلام کا طریق ہوتا تو یون فرمایا جاتا کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ والجدل الذی ھو احسن - ہان البتہ چونکہ مناظرہ کی دو قسمین تھین - ایک تو انقص اور دوسرا احسن - انقص تو وہ مناظرہ ہے - جسمین خصم کا تمسخر کیا جاوے اور اسکو دعاوی کو استہزاء اور ٹھٹھے کے ساتھ ٹالدیا جاوے - وکذا وکذا - چونکہ یہ طریق مناظرہ ناقص بلکہ انقص ہے - اس لئے اس مناظرہ کو قید التی ہی احسن کے ساتھ متقید کیا گیا - کہ جادلھم بالتی ھی احسن - اور مناظرہ احسن وہ ہے - جو دلائل محققہ اور مسائل مسلمہ فریقین سے احقاق حق اور ابطال باطل کیا جاوے پس ہمارے احباب نے جو کچھ بیان فرمائے ہین - وہ صرف دعوت الی اسلام کے ہین - دعوت الی الاسلام مین کچھ ضرورت نہین ہے - کہ اس مین اپنے مذہب خاصہ کی حقیقت بیان ہو - وہ تو ایک عامہ ہدایت ہے - ہان البتہ مناظرہ مین ضروری ہے - کہ اثبات اپنے مذہب خاصہ کا کیا جاوے - پس اس لئے ہمارے احباب نے اپنے خاص مسائل کا اگر ذکر نفرمایا ہو - تو یہ امر لابأس بہ ہے - ہان اگر کسی مناظرہ مین اس شرط کو قبول کیا جاتا - تو محل اعتراض تھا - والا فلا -

جواب سوم ہمارے مقتدا حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے تو ایک مصلحت عامہ کی وجہ سے آریون کے ساتھ ایک ایسی صلح پیش کی تھی جس صلح سے ایک مقصد عظیم الشان حاصل ہوتا تھا - کہ ایک گائے کا گوشت جس کا کھانا نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ مستحب - اس کا ترک قبول فرمایا جس سے ہمارا ایک عظیم الشان مقصد حاصل ہوتا ہے - پس ایسی صلح کو جو احباب نے بھی کی جاری ہے - محل اعتراض قرار دینا بسبب کم فہمی کے ہے - ہدایات قرآنی سے - ہان البتہ اگر مناظرات مین مسائل مختصہ احمدیت کو ترک کیا جاوے - تو ایسے شخص کو ہم ہرگز ہرگز احمدی نہ کہین گے - اور ایسا شخص احمدی کیونکر ہو سکتا ہے اور ہم ایسے اتحاد اور اتفاق کو ہرگز ہرگز تسلیم نہین کر سکتے - کیونکہ مذہب احمدیت مین ہم کو صرف یہی دو فرمان ذیل تو مرحمت ہوئے ہین - جن کے سبب ہم تمام ادیان باطلہ موجودہ دنیا پر غالب ہو سکتے ہین - خواہ ہمارے ساتھ کوئی شخص اہل مذاہب اندرونی سے متفق نہ ہو ایک تو وفات عیسیٰ بن مریم کی ہے - اور دوسری جری اللہ فی حلل الانبیاء کا مسیح موعود ہونا معہ اپنے لوازم الہامات اور اس کے متعلقات کے اور قرآن مجید مین بھی انہین دو نو قانون کو بیان فرمایا ہے اور ان کا مخفی رکھنا اور اظہار نہ کرنا معصیت عظیمہ ہے - بوجوہ ذیل -

(۱) ومن اظلم ممن کتم شہادۃ عندہ من اللہ وما اللہ

یغافل عما تعملون۔

(۲) ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینات والھدیٰ من بعد ما بیّنٰہ للناس فی الکتاب اولئک یلعنھم اللّٰہ ویلعنھم اللاعنون۔

(۳) ایسا اخفاء مداہنت مین داخل ہے جسمین کسی کی اطاعت نہین ہوسکتی۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ ولا تطع المکذبین ودّوا لو تدھن فیدھنون۔ اس آیت سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسی ہدایت ضروری مفید عامہ مین مکذبین کی اطاعت ہرگز جائز نہین۔ کیونکہ مداہنت ممنوعہ مین داخل ہے۔ اور ایسی اطاعت مین دین اسلام کی منادی واقع ہوتی ہے۔ لیکن اوس ہدایت کے اظہار واشاعت سے تمام مذاہب باطلہ ہلاک ہوتے ہین۔ کیونکہ ہمارا مشاہدہ ہو گیا ہے۔ کہ مذہب عیسائی ہی ہلاک ہوگیا۔ اور مذہب آریہ وغیرہ کا بھی استیصال کیا گیا۔ دیکھو حقیقت الوحی وغیرہ کتب حضرت اقدس کو۔

(۴) ان دونون قانونون کو چھوڑکر کثرت یا اتحاد واتفاق سے ہم فتح مبین کیون کر حاصل کرسکتے ہین۔ کما قال اللّٰہ تعالیٰ ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین جبکہ صحابہ کرام کو اس کثرت سے کوئی فائدہ حاصل نہین ہوا تو کیا اب جماعت احمدیہ کو ان دونون قانونون کو ترک کرکر مخالفین اسلام پر کوئی فتح مبین حاصل ہوسکتی ہے۔ کلا و حاشا۔ قرآن مجید مین ان دونون قانونون کا اکثر ذکر فرمایا گیا ہے۔ دیکھو معبودان باطلہ کی۔ والذین تدعون من دون اللّٰہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون۔ اور مطالعہ کرو الہامات مندرجہ آیات قرآنی کو۔ کما قال اللہ تعالیٰ۔ سیھزم الجمع ویولون الدبر۔ وغیرہ وغیرہ من الآیات الکثیرۃ۔ پس ایسے قانونون کا کتمان اہل کتاب کا شیوہ تھا نہ ہم احمدیون کا کما قال اللّٰہ تعالیٰ۔

(۵) ولا تلبسوا الحق بالباطل وتکتموا الحق وانتم تعلمون۔ پس ایسا اخفاء احمدی اراکین کیون کر کرسکتے ہین۔

(۶) یا اھل الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون۔ ایسا اخفاء وکتمان محض یہودیت ہے۔

(۷) قد کانت آیاتی تتلیٰ علیکم فکنتم علیٰ اعقابکم تنکصون۔ ونعوذ باللّٰہ من ہذا النکص ثم نعوذ باللّٰہ منہ

(۸) اگر معترض کو ہماری جماعت کا ثبات واستقلال دیکھنا منظور ہو تو وہ دیکھے تذکرۃ الشہادتین کو جو حضرت مولانا عبد اللطیف و مولوی عبد الرحمن صاحب کی شہادت مین حضرت اقدسؑ نے تحریر فرمائی ہے۔ اور جو شرح ہے اس الہام کی جو براہین احمدیہ مین مدت دراز سے لکھا ہوا تھا۔ معہذا کیا کوئی احمدی احمدی ہوکر اس الہام اور تذکرۃ الشہادتین کو باطل کرسکتا ہے۔ کلا و حاشا۔ اور خصوصاً ملک ہندوستان مین جو ہماری گورنمنٹ عادلہ نے ہم کو آزادی مذہب عنایت فرمائی ہے۔ کہ ہم اپنے مذہب کی خوبی تہذیب کے ساتھ بشرح وبسط بیان کرسکتے ہین۔ تو ایسی آزادی کے زمانہ مین کیا یہ امر کفران نعمت نہوگا کہ ہم اپنے مذہب تقیہ شیوہ روافض کو جائز رکھ کر اس تقیہ پر عملدرآمد رکھین۔ نعوذ باللّٰہ من ہذا الکتمان والاخفاء۔

(۹) مسیح موعود کی صفات مین سے ایک اعلیٰ درجہ کی صفت بموجب احادیث صحیحہ کے حکم ہونا بھی ہے۔ یہہ صفت جو بطور پیشنگوئی کے احادیث مین آئی تھی۔ اوس کو ہم نے مشاہدہ کرلیا۔ کہ جو بخوبی پوری ہوگئی۔ کیونکہ جو اختلافات تیرہ سو برس سے اُمّت مین واقع تھے۔ اس کو نشانات جسمانی اور روحانی سے فیصل فرما دیا۔ پس اس اختلاف کو جو فیصل شدہ ہو گیا ہے۔ بخاطر اپنے دیگر برادران علاتی کے کیون کر عدم فیصل شدہ قرار دے سکتے ہین اور واقعات کا انکار کیونکر ہوسکتا ہے۔

(۱۰) اگر اس کثرت اور اتحاد سے مخالفون پر فتح مبین حاصل ہوسکتی ہے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ احمدیہ کو قائم فرما کر پیشینگوئی مندرجہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفیٰ باللّٰہ شہیداً۔ کو کیون پورا کیا۔ اب دنیا مین کوئی مذہب ایسا باقی ہے۔ جس پر حضرت مسیح موعود نے پورا اتمام حجت نہ فرمایا ہو۔ دیکھو۔ کہ سکھ مذہب کو جس پر آج تک کسی مجدد یا بادشاہ اسلام نے کسی طرح کا اتمام حجت اور تبلیغ اسلام نہین کیا تھا۔ لیکن اس جری اللّٰہ فی حلل الانبیاء نے کس خوبی اور حسن کے ساتھ کیسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ اب حضرات سکھ صاحبون کو جائے دم زدن باقی نہین رہی۔ پھر کیا اس نعمت آلہی کا یہی شکریہ ہوسکتا ہے کہ اس کو اخفاء اور کتمان کرکر سب کے ساتھ متفق اور متحد ہوجاوین اور اس نعمت آلہی کا اظہار اور بیان تک نہ کرین جسکی نسبت خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وکفیٰ باللّٰہ شہیداً۔ یعنے اللہ تبارک وتعالیٰ خود اس کا گواہ ہو اور کسی کی ناشکری یا کتمان سے وہ نعمت پوشیدہ نہین ہوسکتی۔ اگر ایسا ہی اتحاد یا اتفاق موجب فتح نمایان کا ہوتا۔ تو پھر ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون نے اور خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور دیگر مجددین اُمّت محمدیہ نے کیون اس کو ترک فرمادیا۔ پس واضح ہو۔ کہ ہماری جماعت کا طریقہ یہ تقیہ اور کتمان شیوہ نہین ہے اور نہ کسی نے اراکین جماعت احمدیہ مین سے اس تقیہ کو اختیار کیا ہے۔ والسّلام خیر الختام محررہ ۸ نومبر ۱۹۱۰ء

سید محمد احسن امروہوی۔

اتحاد المسلمین

یہ ایک ایسی عمدہ اور نتائج کے لحاظ سے اعلیٰ بات ہے کہ اس کے لئے دلی اخلاص سے خواہشمند کوئی جماعت احمدی قوم سے بڑھ کر نہین ہوسکتی اور بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ اس نام کی ایک انجمن بن گئی۔ مگر اس کے متعلق کچھ مشکلات نظر آتی ہین۔ مین سننا چاہتا ہون کہ اس پر غالب آنے کے لئے علماء نے کیا تجویز کی ہے۔

یہ تو ظاہر ہے۔ کہ ہم نے تکفیر مین ابتدا نہین کی۔ پس ہم پر جو کفر کا فتوے لگا کر مشہور کیا گیا ہے۔ کیا اتحاد المسلمین کے ممبر اس بات پر تیار ہین کہ اسے بذریعہ اعلان واپس لین۔ مگر یہ واپسی جیسا کہ ہمین اُمید رکھنی چاہیئے۔ اخلاص کے ساتھ ہونی چاہیئے اور ساتھ ہی اس بات کا جواب سوچ لین۔ کہ ایک طرف من اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ ہے۔ اور دوسری طرف اوکذّب بالصدق اذ جاءہ*۔ ہمارے امام حضرت مرزا علیہ السلام اگر مفتری نہین ....تو....

دوم۔ جب غیر قومون مین تبلیغ اسلام کی جاوے گی۔ تو اُن کے آگے کونسا اسلام پیش کیا جاوے گا۔ کیا جب کسی عیسائی سے مناظرہ ہو۔ تو علماء تسلیم کرتے ہین کہ ایک احمدی اُٹھ کر بڑے زور کے ساتھ مسیح کی وفات کو ثابت کرے۔ جو صلیبی عقائد کے کسر کے لئے سب سے بڑا کاری حربہ ہے اور پھر مسیح کے مُردے زندہ کرنے اور پرندے پیدا کرنے کو جیسا کہ سمجھا جاتا ہے۔ شرک قرار دے۔ اور پھر آریہ ونصرانی ودیگر مذاہب کے مقابلہ مین اسلام کا سب سے بڑھ کر مابہ الامتیاز مکالمہ آلہی اور اس کے ثبوت مین حضرت مرزا غلام احمد کو پیش کرے اور لوگون کو سمجھائے۔ کہ ختم نبوت کے یہ معنے نہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مکالمہ ومخاطبہ آلہی کا سلسلہ بند ہو گیا بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے وجود پیدا ہوتے رہین جو قرآن مجید پر عمل کرکے ان انعامات کے وارث ہون۔ جو خدا کے برگزیدہ رسولون اور نبیون پر ہوئے۔

سوم۔ احمدی اس وقت تک کہ دوسرے مسلمان بذریعہ اعلان فتوے تکفیر واپس لیکر ہمین کافر کہنے والون کو بھی بموجب حدیث فقد باء بہ احدھما ان کے پیچھے نماز نہین پڑھ سکتے کیا یہ بات اس اتحاد مین خلل انداز تو نہ ہوگی۔ چہارم وہ کونسے متنازع امور ہین جو مجلس اتحاد مین پیش ہونگے۔ کیونکہ مسیح کی وفات اور حضرت مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ہی دو باتین ہین جو ہمارے اور دوسرے مسلمانون کے درمیان ما بہ النزاع ہین۔ پس اس قسم کی مشکلات کے لئے انجمن اتحاد المسلمین نے کیا تجویز سوچی ہے۔

* نہ کہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدینۃ المسیح

خدا کے برگزیدہ کی بستی میں خیریت ہے۔ حضرت امیر المومنین صحت و عافیت سے ہیں صبح منشی فرزند علی صاحب اور شیخ تیمور صاحب ایم۔ اے درس قرآن پڑھتے ہیں اور عصر کو حسب معمول تمام احمدیان دارالامان۔

(۲) صاحبزادہ والا تبار میرزا محمود احمد صاحب یہیں تشریف فرما ہیں۔ اُم المومنین صاحبزادہ میرزا شریف احمد گئے مکرم نواب محمد علی خان صاحب مع اہل و عیال عنقریب تشریف لانے والے ہیں۔

(۳) میر ناصر نواب صاحب مکرم شب برات کو یہاں سے گئے تھے انبالہ۔ شملہ۔ ڈیرہ دون۔ راجپور۔ منصوری۔ امروہہ۔ رامپور۔ شاہجہانپور۔ شاہ آباد۔ لکھنو۔ لکھیم پور۔ سیتاپور۔ کانپور۔ پرتاب گڑھ۔ الہ آباد۔ بنارس۔ مونگھیر۔ اورین۔ بھاگلپور۔ کلکتہ۔ کٹک۔ سونگڑہ۔ خوروہ۔ کیرنگ۔ بیجواڑہ۔ حیدر آباد دکن یادگیر۔ تیماپور۔ بمبئی .... کا دورہ فرماتے ہوئے ۱۰- نومبر ۱۹۱۰ء کو واپس تشریف لے آئے ہیں۔ بارہ سو کے قریب چندہ برائے مسجد و شفاخانہ وغیرہ مقاصد جمع کیا ہے۔ ماہ رمضان آپ نے سفر میں ہی گذارا۔ پیرانہ سالی میں یہ ہمت۔ یہ محنت یہ جفاکشی۔ نوجوانوں کے لئے قابل تقلید ہے۔

یہاں آکر پھر ویسے ہی مستعد ہیں۔ آپ نے ضعفاء کے لئے لحافوں کی ضرورت کو محسوس کیا ہے اور جماعت کے متمول احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ رضائیاں حسب توفیق بہم پہونچا دیں تا کچھ رقم بھیجدیں۔ یہاں بنوالی جاویں۔ آپ نے سفر کے ان گھنٹوں میں جو ریل وغیرہ سواری پر گذارے ہیں اپنا سفرنامہ بھی منظوم کیا ہے بلکہ اپنا کچھ اور بھی کلام بھی دیا ہے:

مناجات

(از حضرت میر ناصر نواب صاحب)

میں گرفتار قید عصیاں ہوں
طالب فضل و رحم و احساں ہوں

میں مریض گنہ ہوں اے شافی
چاہتا تجھ سے اک درماں ہوں

میں ہوں مرزوق تو ہے رازق
خوانِ نعمت پہ تیرے مہماں ہوں

تو قوی ہے میں ضعیف اور کمزور
تو ہے دانا میں سخت ناداں ہوں

لجۂ قہر سے نکال مجھے
بے خبر میں غریق عصیاں ہوں

کھول توبہ کا مجھ پہ دروازہ
سخت نادم بہت پشیماں ہوں

کر دیا مجھ کو فکر و غم نے تباہ
میں پراگندہ ہوں پریشاں ہوں

ترا بندہ ہوں تو مرا مولا
مہربانی کا تیرے خواہاں ہوں

مہربانی سے اپنی پُر کر دے
لے کے آیا میں خالی داماں ہوں

دل مردہ کو میرے زندہ کر
اے مرے زندہ میں تو بیجاں ہوں

شکل آتی نہیں نظر تیری
مثل آئینہ سخت حیراں ہوں

ہوں اندھیرے میں منہ دکھا اپنا
زلف جاناں کی طرح پیچاں ہوں

بخش ہمت کہ تجھ تلک پہنچوں
تیرے اغیار سے گریزاں ہوں

بزدلی دور کر دلیری دے
تیرے رستہ میں تا کہ قرباں ہوں

تاج رحمت کا رکھ میرے سر پر
تا کہ میں موسیٰ سلیماں ہوں

میں نہ روؤں کسی کی فرقت میں
تیرے ہی شوق میں گریاں ہوں

میرے دل میں نہ ہو کوئی سوزش
تیری الفت میں سینہ بریاں ہوں

خوف سے تیرے ہوں سدا گریاں
اور جلوے میں تیری خنداں ہوں

نورِ دیں مجھ کو تو بنا یا رب
تا زمانہ پہ نور افشاں ہوں

مجھ کو روزی فراخ دے یا رب
تا غریبوں کا میر ساماں ہوں

دل کشادہ ہو اور ہاتھ کھلا
باعث قوت غریباں ہوں

بخش عزت یہ مجھ کو اے مولا
تیری عزت سرا میں مہماں ہوں

غم دنیا میں میں نہ ہوں غمگیں
اور نہ اس کی خوشی میں شاداں ہوں

راہ کو پا کے میں نہ ہوں گمراہ
بن کے دانا نہ پھر میں ناداں ہوں

بیوفا میں نہ ہوں وفا کر کے
عہد کر کے نہ سست پیماں ہوں

خوش نہ ہوں میں کبھی بدی کر کر
کر کے نیکی نہ میں پشیماں ہوں

کر کے نیکی نہ مجھ میں آئے غرور
نیک بن کر نہ دل میں نازاں ہوں

تیری مخلوق کی کروں خدمت
خاص بندوں پہ تیرے قرباں ہوں

نیک بندوں کا میں ہو خادم
در دولت کا ان کے درباں ہوں

مال و زر کو کروں میں اُن پہ نثار
دے کے آرام ان کو فرحاں ہوں

ہوں غریبوں کا ملجا و ماوا
اور یتیموں کا باپ اور ماں ہوں

خواہش عزت و جلال نہ ہو
صدق دل سے میں اک مسلماں ہوں

اہل عرفاں کا ہوں میں فرمانبر
اہل منصب نہ اہل فرماں ہوں

خانہ ویرانیاں نہ ہوں مجھے
اور نہ میں آپ خانہ ویراں ہوں

نہ تو ہوں آجکل کا اہلحدیث
اور نہ چشتو سا اہل قرآں ہوں

اصل معنی میں ہوں میں اہلحدیث
اور اسی طرح اہل قرآں ہوں

نہ کسی کے دکھاؤں میں دل کو
نہ کسی کا میں دشمن جاں ہوں

نہ بگاڑوں کسی کی عزت کو
نہ ستا کر کسی کو شاداں ہوں

نیک دل نیک ظن بنا مجھ کو
بدگمانی سے میں گریزاں ہوں

اہل ایماں سے مجھ کو الفت ہو
اور میں آپ اہل ایماں ہوں

جتنی میری بساط ہے یا رب
اس قدر میں رحیم و رحماں ہوں

کر کے سورج سے روشنی حاصل
فضل سے تیرے ماہ تاباں ہوں

سایہ افگن ہو مجھ پہ تو اے نور
تیری رحمت سے میں درخشاں ہوں

نہ بنوں لعل اور نہ میں موتی
نہ تو ہیرا ہوں اور نہ مرجاں ہوں

تو مجھے آدمی بنا کامل
صاحب فضل و جود و احساں ہوں

تیرا مداح ہوں تیرا ذاکر
حمد میں تیری میں غزل خواں ہوں

نہ بجز تیرے اور ہو امید
نہ ترے غیر سے ہراساں ہوں

کوئی خواہش نہ ہو سوا تیرے
تیرا خواہاں ہوں تیرا خواہاں ہوں

تو ہے نزدیک میں ہوں دور پڑا
کیوں کہ پاؤں تجھے میں حیراں ہوں

اطلاع

واضح ہو کہ نولکشور پریس نے الہ آباد کی عظیم الشان نمائش کے موقع پر عین نمائش گاہ کے پھاٹک کے قریب ایک شاخ کھولی ہے جس میں علاوہ انکی تمام مطبوعات اور دیگر کتب کے ہمارا اخبار بدر بھی فروخت ہوگا۔ ہمارا اخبار تا زمانہ قیام نمائش شاخ مذکور سے تاریخ اشاعت کے دن کیمپ میں ملسکتا ہے۔

(مینیجر اخبار بدر)

تلاشِ عزیز

میان الہ جوایا صاحب خوجہ سوداگر۔ چنیوٹ ضلع جھنگ (جو کلکتہ میں بھی رہ چکے ہیں) کا لڑکا محمد یوسف نام ۱۸ سالہ گورا رنگ۔ رخسارے پر ایک داغ۔ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۱۰ء جالندھر چھاونی سے چار سو باون روپے کر نکلا۔ پھر گھر میں نہیں آیا کوئی صاحب اس کا پتہ دفتر بدر قادیان میں دے دیں یا اسے قادیان میں پہنچا دیں۔

ماہوار رسالہ "احمدی"

شروع جنوری ۱۹۱۱ء سے انشاء اللہ ایک ماہوار رسالہ ۲۲×۱۸ کی تقطیع پر ۲۴ صفحہ کا علاوہ ٹائٹل کے زیر ایڈیٹری عاجز قاسم علی احمدی دفتر الحق پریس دہلی سے شائع ہوگا۔ اس رسالہ کی غرض صرف مخالفین سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کے اعتراضات سابقہ و حال کا مکمل و مفصل جواب دینا اور احمدیہ مشن کے متعلق ڈیفنس کرنا ہوگا۔ سب سے اول مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث اور مرقع قادیانی و الہامات مرزا پر نظر کی جاوے گی اور حسب موقع وقتاً فوقتاً دیگر مخالفین سلسلہ مثلاً سیالکوٹی چکڑالوی۔ لاہوری۔ بٹالوی۔ شیعہ۔ گولڑوی۔ شاہجہانپوری۔ بھوپالی۔ سہوانی۔ میرٹھی وغیرہ کے رسائل پر خامہ فرسائی ہوگی۔ قیمت بغرض عام خریداری صرف ۱۲ سالانہ معہ محصولڈاک ہے۔ احمدی برادران بہت ہی جلد بافور درخواست پوری کردیں تاکہ رسالہ موصوف جلد شائع ہو جاوے۔

المشتہر۔ عاجز قاسم علی احمدی۔ ایڈیٹر اخبار الحق دہلی۔

صدائے اقبال

تجارت کا راز

صاحبان آپ پر روشن ہے۔ کہ کمترین نے ایک اشتہار بدر میں بعنوان تجارت کا راز دیا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی اب اکثر اصحاب کے ارشاد کے بموجب فیس ۸ کردی ہے تاکہ غریب بھائی بھی مستفید ہو سکیں شرائط حسب ذیل ہیں (۱) صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ جو صرف پندرہ منٹ میں تیار کرنے کی عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۸ روانہ ہوگی (۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو۔ تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دی جاوے گی۔ (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدوں اجازت منجر یہ ترکیب کسی کو نہ بتائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر

غلام محی الدین اقبال احمدی موضع جنڈ والی۔ سب آفس کھوڑیانوالہ۔ تحصیل و ضلع لائل پور

خط۔ پتہ۔ نمبر۔ تاریخ۔ نام ۱۲

وغیرہ کی جو مہر بنانا چاہو۔ کوڑیوں کی لاگت سے بن سکتی ہے۔ فوراً پتہ ذیل سے منگالو۔ (۱) پانچ پانچ حروف اور دو سٹے ہندسے بمع دو لائن ٹائپ ہولڈر۔ چمٹی خود سیاہی دینے والی گدی فی بکس ایک روپیہ چار آنے (عہ)

(۲) تین تین حروف اور ایک لائن ٹائپ ہولڈر چمٹی و سیاہی دینے والی گدی۔ فی بکس دس آنے (۱۰ر)

المشتہر۔ جیون لال کمپنی۔ گوجرانوالہ (پنجاب)

کتاب طبِ رُوحانی ۱۲

اس کتاب میں جسمانی امراض کا علاج بذریعہ عمل التریب یا علوم توجہ یا مسمریزم کے بہت مشرح مندرج ہے عبارت اس کی آسان اردو ہے اور اوسط استعداد والا بھی اس کو پڑھ سکتا ہے اور بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے جہاں تک ہو سکا ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں رکھی گئی۔ تاکہ عام لوگ جو اس کا شوق کریں اس علم کو سیکھ کر فائدہ اٹھاویں اور بیماریوں کا علاج کرکے ثواب حاصل کریں پھر اگر کوئی بات اس کے متعلق پوچھنا چاہیں اور اپنے معلومات کو بڑھانا چاہیں یا اول اول تجربہ کرنا چاہیں۔ تو راقم سے خط و کتابت کریں۔ قیمت اس کی ایک روپیہ ہے اور محصولڈاک ۲ر ہے۔ راقم سے طلب فرماویں۔

م ۔ ح ۔ معرفت اخبار بدر۔ قادیان ضلع گورداسپور۔

بیعت نامہ ۱۲

بزبان پنجابی۔ پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صرف تیس چالیس جلد باقی ہیں۔ قیمت ۲ر

مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے طلب کرو۔

کشتہ و سُرمہ ۱۲

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دو مفید دوائیں ہم پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ہم کسی کو مجبور نہیں کرتے اور نہ کسی کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ صرف اس لئے ان کا اظہار کر دیا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ چاہے تو لوگ فائدہ اٹھاویں۔ **کشتہ جریان** یعنی دھات جو پیشاب کے آگے یا پیچھے آتی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ اسے اکسیر کا فائدہ بخشتا ہے اسکی اتنی تعریف کافی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب مدظلہٗ کے مطب میں بکثرت استعمال ہوتا ہے اور کئی انسانوں نے خدا کے فضل سے صحت پائی۔ قیمت فی تولہ بمعہ بدرقہ و محصولڈاک ہے ر سُرمہ کمزوری آنکھ کو دور کرتا ہے اس کے اعلیٰ اجزاء مامیران و موتی ہیں یہ سرمہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب مدظلہٗ کا مجربہ نسخہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ بہت ہی مفید و بابرکت ہوگا۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر محصول بذمہ خریدار

المشتہر عبد الرحمان کاغانی احمدی۔ قادیان (گورداسپور)

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے کہ ڈاکٹر برمن کا عرق کافور سے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو۔ تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد۔ مروڑ اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۵ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ بدہضمی اور اشتہاء کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب بلاقیمت ملتی ہے۔ منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ایک نئی قسم کا قدرتی خضاب ۱۲

یہ خضاب مہندی وغیرہ کے جوہر سے بصورت عرق خوشبودار بنایا گیا ہے اس لئے اسم بامسمیٰ ہے بالوں کو سیاہ بھنورا اور چمکدار اور نرم بنا دیتا ہے۔ صرف کنگھی سے لگایا جاتا ہے نہ منہ لپیٹنے کی ضرورت اور نہ کھاٹھ باندھنے کی حاجت ادھر لگاؤ ادھر خشک ہو جاتا ہے چار منٹ میں فارغ ہو کر کام پر چلنے بنو۔ سردیوں میں نہلانے اور دھونے کی تکلیف سے کیا عجیب نجات دینے والا خضاب ہے۔ قیمت فی شیشی جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۸۔ علاوہ ازیں حسب ذیل ادویات جو سالہا سال کے تجربہ میں تیر بہدف ثابت ہوئیں۔ وہ بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ سفوف سوزاک فی ڈبیہ عہ ر۔ حبوب آتشک قیمد رجن ۸ ر حبوب بواسیر خونی و بادی۔ قیمت فی درجن عہ ر۔ سرمہ اکسیر العین فی تولہ عہ ر۔ سفوف جریان ۱۲ آ ر۔ حبوب مبہی قیمد رجن ۸ ر

نمونہ خضاب اور ہر ایک ادویات کا نمونہ صرف چار آنے محصولڈاک و خرچ پارسل ہر ایک حالت میں بذمہ خریدار ہے۔

ملنے کا پتہ

بمنیجر کارخانہ قدرتی خضاب از تلونڈی راہوالی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ